سالانہ قیمت سے ۸؍ (تین روپیہ آٹھ آنہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نورافشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب } ایڈیٹرز
مینو منزل وارث روڈ لاہور
پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب
ایم۔ اے (ایمپرس روڈ۔ لاہور) مینیجر

جملہ خط وکتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب ہونا چاہئے اور مضامین و اشتہارات برائے اندراج بنام ایڈیٹرز ارسال فرماکر ممنون فرمائیں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۲	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۲۔ اگست ۱۹۲۴ء	نمبر ۳۴

مذہب اور سائینس

نمبر ششم

فضیلت مذہب الٰہی

(از قلم ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ۔ لودیانوی)

پس تمام مشہور و معروف سائینسدانوں کے اقوال سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہوگیا۔ کہ انتہائی علمی خیالات اُن حقائق کے مظہر اور نمایندہ ہیں۔ جو بعید الفہم اور عقل انسانی کی رسائی سے بالکل دُور اُفتادہ ہیں۔ واقعات جمع کرنے اور اُن سے استدلال کرکے کُلیات اخذ کرنے میں چاہے جتنی ترقی و توسیع ہوئی ہو مگر بنیادی سچائی فہم و ادراک سے جیسی دو اڑھائی ہزار برس پہلے دُور تھی۔ ویسی ہی اب بھی ہے بلکہ بالِ توجیہ مسئلہ کی توجیہ و تشریح سے یہ امر اور بھی زیادہ واضح ہوجاتا ہے کہ اس کے بنیادی اصول کی توضیح کرنا ناممکن ہے محقق اپنے آپ کو عالمِ معنوی و خارجی کے دائمی انقلابات کے درمیان پاتا ہے۔ مگر وہ اِن تبدیلیوں کی ابتدا یا انتہا معلوم کرنے سے قاصر ہو اگر وہ اپنے ذہن میں یہ نظریہ قائم کرے کہ ابتدا میں موجودہ عالم محض ضبابۃ النجوم کی صورت میں منتشر تھا تو اُسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اُس کی یہ صورت کیوں ہوئی؟ اسی طرح اگر وہ اُس کے مستقبل پر نظر ڈالے اور عالم اسباب کے شاندار تغیرات پر غور کرے تو وہ اُس کی حد کا یقین نہیں کرسکتا۔ جب وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھتا ہے تو شعورِ ذاتی اور حاشۂ انسانیت کے دونوں سرے اُس کی دسترس سے باہر معلوم ہوتے ہیں تخیّل دونوں کناروں کا اندازہ کرنے سے قاصر ہے جب وہ سلسلۂ اسبابِ معنوی و خارجی سے قطع نظر کرکے اُن کی اصلیت و ماہیت پر خیال دوڑاتا ہو تو اُس کی عقل چکر میں آجاتی ہے اور حواس باختہ ہوجاتے ہیں فرض کردہ موجودات کی حرکات صفات اور مرئیات کو ظرفِ زمان اور قوت کے مختلف مظاہر قرار دے۔ تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ظرف زمان اور قوت فی الحقیقت ہیں کیا؟ اسی طرح اگر وہ حرکاتِ ذہنی کو حواس سے وابستہ کرے اور یہ خیال کرے کہ خیالات اُن سے پیدا ہوتے ہیں تو وہ بھی حواس کی نوعیت اور احساس کرنے والی ہستی کی ماہیت کی بابت بالکل لاعلم ہے اور وہ معنوی اور خارجی محسوسات کی ابتدا اور جوہر سے محض نابلد ہے۔ اور نہ اُس کی عقل اتنی کامل ہو کہ وہ ان پیچیدہ رموز اور ماسرار سربستہ کی تہ تک پہنچ سکے۔

سر ولیم ہملٹن جو کہ سکاٹ لینڈ کے بڑے نامور اور نامی گرامی مابعد الطبعی فلاسفر ہیں کہتے ہیں کہ بالآخر ہر ایک چون اور چرا پر تمام ہے۔ ہر ایک نتیجہ کا کسی قضیہ سے استخراج ہوتا ہے۔ جو باتیں سمجھ میں آسکتی ہیں وہ کسی امر واضح کی بنا پر مفہوم ہوتی ہیں جسے محض باور کرلیا جاتا ہے چونکہ ہم خود اپنی ہستی کے بانی نہیں ہیں اس لئے ہمیں وجود اور اپنا علم **اعتقاد** سے امانت پر حاصل کرنا پڑتا ہے اور **صحیح فلسفہ** یہی ہے جو کہ ہمارے جبلی عقائد اور خیالات کے نقیض نہیں ہے۔

جرمن **ڈاکٹر مولر** لکھتے ہیں کہ بقول **ہرڈر** جرمن فلاسفر تمام فلسفہ ایک اصولِ موضوعہ کے تابع ہے۔ اتنا تو ہم جانتے ہیں کہ دو دو سے ضرب دینے سے

چار ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ کیوں ہوتے ہیں اس کا کوئی عالم جواب نہیں دے سکتا۔

جرمنی کا ایک نامور شاعر گائیبل کہتا ہے کہ فلسفہ کا مقصود یہ تسلیم کرنا ہے کہ ہم طبعًا ایسی باتوں کو ایمان سے ماننے پر مجبور ہیں۔ جنکی ماہیت اور اصلیت عقل انسانی کی دسترس سے بعید ہے۔

اس بحث سے تو یہ ظاہر ہو گیا ہوگا کہ سائنس یعنی بنی آدم کا تمام علم اُن صداقتوں پر مبنی ہے کہ جو عقلًا ثابت نہیں ہو سکتیں ہیں ایسے اصول موضوعہ سے اُن کی حقیقت اور معقولیت ہم پر منکشف ہوتی ہے جو خدا کی طرف سے ہماری طبیعت میں ودیعت ہو چکے ہیں۔ ہماری تمام دانائی حکمت اور کل علم اختراعی ہے۔

ہماری عقل کوتاہی اور جہالت کا کوئی ٹھکانا نہیں کائنات کے اندر لکھو کھا ایسی اشیاء ہیں کہ جنکی نسبت انسان آج تک بالکل بے خبر ہے۔ ہماری عقل کوتاہ ہے اس لئے خدا کی خدائی کی تھاہ لگانے میں ناکام رہیگی۔ ہمارا علم محدود ہے۔ ہم اس پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ اس سے ہدایت پذیر ہونا اول درجہ کی نادانی ہے اور پھر اس پر فخر کرنا اور بھی سخت حماقت اور پرلے درجے کی کم فہمی ہے انسان کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ ہمیشہ عجز و انکسار سے کام لے۔ خدا سے ڈرے اور علم کا غرور نہ کرے اور اپنی عقل اور علم کو اُس کے پاک کلام سے برتر نہ سمجھے۔

عشاءِ ربانی کا پیالہ

یہودیوں کا دستور تھا کہ وہ عید فسح کے کھانے کے وقت چار پیالے مے کے پیتے تھے۔ وہ ان چار عہدوں کی یاد میں تھے جو خدا نے موسٰے سے کئے تھے

۱۔ میں تمہیں باہر نکال لاؤنگا۔

۲۔ میں تمہیں مخلصی دونگا۔

۳۔ میں تمہیں نجات دونگا۔

۴۔ میں تمہیں اپنے پاس لاؤنگا۔ (خروج ۶:۶-۷)

یہ مندرجہ ذیل طریقے سے پئے جاتے تھے:۔

پہلا پیالہ جب کھانے کے لئے بیٹھتے تھے۔

دوسرا پیالہ کھانا کھانے سے پہلے۔

تیسرا کھانے کے بعد۔

چوتھا اُٹھتے وقت۔

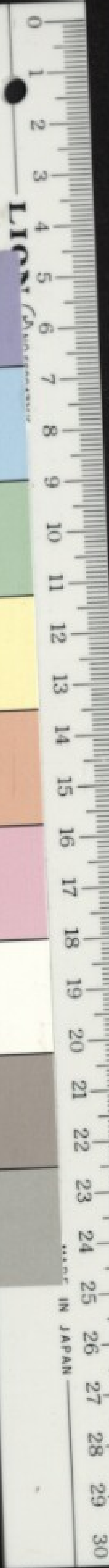
مقدس لوقا کے بیان کے مطابق عشاءِ ربانی کی رسم تیسرے پیالے کے وقت ادا کی گئی۔ یہ اُس عہد کا نشان تھا "میں تمہیں نجات دونگا"۔ یہ برکت کا پیالہ کہلاتا تھا۔ یہ پیالہ تھا جس پر برکت چاہی گئی تھی اور یہ **پیالہ ہم کو ملگیا ہے**۔ اس پیالہ کے متعلق امریکہ کے اخباروں میں بہت سے مضامین شائع ہوئے ہیں اور اس کے متعلق یہ لکھا ہے کہ اہل عرب کے بعض مزدوروں نے ۱۹۱۰ء میں انطاکیہ میں کانیں کھودتے وقت ایک تہ خانہ میں بہت سی چاندی پائی جس میں دو پیالے دو جلدیں کتابوں کی اور دو صلیبیں اور دیگر چھوٹی چھوٹی چیزیں شامل تھیں۔ یہ چیزیں بہت سے اشخاص کے ہاتھ میں سے ہوتی ہوئیں سلیم اور کوچاک جی جو ایک پرانی مشہور آثار قدیمہ کی دکان کے حصہ دار ہیں پہنچیں۔ دونوں پیالوں میں سے ایک سادہ چاندی کا تھا۔ جس پر کچھ لکھا ہوا ہے۔ اور دوسرے پر بہت خوبصورت کام کیا ہوا ہے۔ مسٹر کوچاک جی اس کو کسی اعلٰی مصور کا کام سمجھتے تھے۔ اور لڑائی کے آغاز میں یہ پیرس سے نیویارک حفاظت کے واسطے بھیجا گیا۔ اور یہ اُس نے ڈاکٹر آئزن کو دکھایا کہ وہ اُس کی خاصیتیں لکھیں اور قریب قریب تاریخ بھی دیں۔ اس کے بارے میں ڈاکٹر موصوف نے دو جلدوں میں ایک کتاب لکھی ہے جسکی قیمت ۳۵ پونڈ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بہت ہی محنت اور جانفشانی کے ساتھ اس پیالہ کے متعلق دریافت کرنے کے لئے بہت سے سال صرف کئے ہیں اُن دلائل سے جو انہوں نے دیئے ہیں یہ ماننا پڑتا ہے کہ یہ مسیحی متبرک چیز پہلی صدی کی ہے اور اُس پر خداوند کی اور اس کے سات شاگردوں کی تصاویر ہیں۔ جو اس وقت لگی گئیں جو اُن میں بہت ابھی زندہ ہی تھے۔ اگر یہ مان لیا جائے تو یہ پیالہ لاثانی اور بے بہا قیمت کا ہے۔

اس متبرک شے کے دو حصے ہیں جو الفریڈ اینڈری نے یکجا جمع کئے ہیں اور اُنہوں نے فرانس میں اس کو ماتحجا بھی تھا۔ ایک حصہ تو اندرونی پیالہ ہے۔ جو خوبصورت نہیں معمولی قسم کا ہے اور دوسرا حصہ بیرونی پیالہ ہے۔ یہ بیضوی شکل کا ہے اور نیچے ایک گول پایہ ان ہے۔ جس شخص نے یہ پیالہ بنایا اُس نے بہت سے سال صرف کئے ہونگے۔ اور اُس پر لاثانی کام کیا ہوا ہے۔

ڈاکٹر آئزن کا خیال ہے کہ اندرونی پیالہ وہی ہے جو خداوند اور اُن کے شاگردوں نے عشاء کے وقت استعمال کیا تھا۔ یہ متبرک شے شاید کبھی بعد میں استعمال بھی نہیں ہوئی یہ اغلبًا وہی پیالہ ہے جو خداوند مسیح نے عشاءِ ربانی کے وقت استعمال کیا تھا۔ اور اب نیویارک میں ہے۔

اہل عرب وہ جگہ جس میں سے یہ پیالہ نکلا دکھاتے اور یہ جگہ ایک بہت پرانے گرجے کی زمین ہے جس میں کہ جولین مرتد کے زمانہ میں یہ پیالہ اس کے جور ستم کے ڈر سے چھپایا گیا تھا۔ اس نے انطاکیہ کے عبادت خانے کو بند کرایا اور لوٹ بھی لیا اُس نے تھیوڈورس کی گرجے کے خزانچی کو چند مشہور چیزیں چھپا لینے کے واسطے سخت ایذائیں دی تھیں اور بعد میں اس کو شہید کر دیا تھا۔ اس پیالے کی تاریخ ڈاکٹر آئزن نے قریب قریب ساٹھ یا ستر عیسوی بتائی ہے سب سے بڑی چیز ڈھکنا ہے۔ جو

(دیکھو صفحہ ۱۱)



نورافشان

مطبوعہ ۲۲ اگست ۱۹۲۴ء

ینابیع المسیحیت

گذشتہ سے پیوستہ

مسیحیت غیر محدود حقیقت ہے

تم مسیحیت کے بانی کو محدود کہہ سکتے ہو۔ وہ بلاشک محدود تھا۔ وہ بنی نوع انسان میں انسان تھا وہ اسی راہ سے دنیا میں آیا جس راہ سے دیگر بنی نوع انسان آتے اور آتے رہتے ہیں اُس نے ایسی نشوونما پائی جیسے دوسرے انسان پاتے آئے ہیں وہ وہی خوراک کھاتا رہا جو دوسرے انسان کھاتے رہے ہیں۔ وہ ویسا ہی لباس پہنتا رہا جیسا کہ دوسرے پہنتے آئے ہیں۔ وہ سردی گرمی دکھ۔ بیماری تکان و آرام کی تاثیر کے ایسا ہی تابع تھا جیسے کہ دوسرے انسان تابع رہے ہیں۔ اس کی خوشی اور رنج کے وہی اسباب تھے جو دوسرے انسانوں کے ہیں۔ وہ تمام نظام قدرت کے ایسا ہی تابع تھا جیسے دوسرے انسان تابع ہیں۔ وہ زندگی اور موت کے قوانین سے ہرگز مستثنیٰ نہ تھا۔ وہ ہمارے جیسا انسان تھا۔ مگر انسان کامل تھا غیر محدود نہ تھا۔ بلکہ محدود تھا۔ وہ بےگناہ تھا

پر اُس کی مسیحیت محدود نہ تھی۔ وہ یہاں تک فراخ و وسیع تھی کہ ایک طرف کل بنی نوع انسان کے حقوق و فوائد اس میں شامل تھے۔ دوسری طرف تمام حقوق اللہ تک وہ وسیع تھی۔ خدا سے لیکر ادنیٰ سے ادنیٰ انسان تک کے حقوق اس میں داخل و محفوظ تھے۔ انجیل مقدس جو ہم تک پہنچی ہے وہ مسیحیت کی اس حقیقت کی ظاہر ہے۔ انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیحیت کسی شریعت کے احکام کی پابندی یا غلامی نہیں ہے۔ نہ اُس نے تقلید کا نام مسیحیت رکھا تھا نہ مسیحیت الٰہی شریعت سے سرکشی تھی بلکہ مسیحیت یسوع مسیح کی زندگی کا ایسا وسیع طرز عمل تھا کہ جس کے فیوض سے بنی آدم کا ہر ایک فرد خواہ دوست ہو خواہ دشمن یکساں فیضیاب ہو یہودی اور رومی اور یونانی اور سامری وغیرہ یکساں فائدہ اٹھائے اس کی مسیحیت میں قومیت۔ بڑے چھوٹے کا امتیاز شریف و ذلیل۔ امیر و غریب کا کوئی دم چھلا نہ تھا۔ مساوات انسانی اس کی مسیحیت کی جان تھی۔ انسانی بھائی چارہ اس کی روح تھی۔ خدا باپ کی فرزندیت کا حق اس کی بنیاد تھی۔ بڑائی چھٹائی ایک دوسرے کی خدمت پر تھی۔ عفو تقصیر و گناہ اور ترک انتقام اور جملہ برائی سے عدم تعاون پر زور تھا۔ ہر ایک کو سانپ کی طرح ہوشیار اور کبوتر کی طرح بے ریا ہونے کی تاکید تھی وغیرہ۔ پس یسوع مسیح کی مسیحیت آج تک غیر محدود ہے۔ اس نے اپنی زندگی کے طرز عمل سے اسے قائم و ثابت کیا پس مسیحیت کو محدود کرنے کی کوشش غلط فہمی پر مبنی ہے۔

حل الاشکال

(۳) مشکل

سب چور اور ڈاکو ہیں

جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں۔ مگر بھیڑوں نے اُن کی نہیں سنی یوحنا ۱۰: ۸۔

اس میں کلام نہیں کہ لفظ "سب" "جتنے مجھ سے پہلے آئے" وارد ہو کر بظاہر سخت مشکل پیدا کرتا ہے جو یہ ہے کہ ان جملہ بنی آدم پر جو یسوع مسیح سے پہلے دنیا میں آچکے تھے بغیر کسی استثنیٰ کے چور اور ڈاکو کا الزام عائد کر دیتا ہے۔ جو ہر ایک سمجھدار انسان کو برا معلوم ہوتا ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ ایسے معنے یسوع مسیح کے کلام مذکور کے سمجھنا بجائے خود بری سمجھ اور بری سمجھ کا برا فعل ہے۔ کیونکہ یسوع مسیح کے کلام زیر نظر کے یہ معنے ہی نہیں ہیں۔

۱۔ یسوع مسیح نے اپنے پیشتر خدا کے ایسے چند ولی کی ہستی خود تسلیم و بیان کی جن پر الفاظ "چور اور ڈاکو" کی دلالت نہیں ہو سکتی۔ مثلاً لوقا ۲: ۳-۳۳ متی ۲۱: ۳۲ و ۲۱: ۳۳-۴۶ و ۲۳: ۲۹-۳۱ و ۳۵-۳۷۔ وغیرہ۔ پس یسوع مسیح اپنے آنے سے پیشتر کے زمانہ میں انبیاء کا۔ راستبازوں کا معتقد تھا ان پر کسی طرح الفاظ چور اور ڈاکو کی دلالت نہیں ہو سکتی ہے۔

۲۔ زیر نظر آیت میں جملہ "چور اور ڈاکو" کی دلالت مقرر و معین ہے وہ آیت کے آخری حصہ سے عیاں ہے۔ یعنے "مگر بھیڑوں نے اُن کی نہیں سنی" یعنے یسوع مسیح سے پیشتر جن لوگوں کی بھیڑوں نے نہ سنی تھی وہ جملہ "چور اور ڈاکو" کے مدلول ہیں۔

۳۔ شاید کہا جائے کہ پھر بھیڑوں سے کیا مراد ہے؟ تو اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ انجیل میں بھیڑوں سے مراد خدا پرست اور اہل حق ہیں جو یسوع مسیح کے معتقد کہلاتے ہیں جیسا کہ یوحنا ۱۰: ۱-۱۸ سے ظاہر ہے۔ دوم یہ کہ بھیڑوں سے مراد خدا کے وہ پرستار بھی ہیں جو یسوع مسیح سے پہلے اسرائیل میں فی زمانہ پائے گئے۔ دیکھو حزقیل ۳۴ باب کو۔ اس کے سوا ہم پیشتر بھیڑوں کا مفہوم ظاہر کر چکے ہیں

۴۔ پھر کہا جا سکتا ہے کہ یسوع مسیح کی چور اور ڈاکو سے کیا مراد ہو سکتی ہے۔ اس کا جواب خود یسوع مسیح نے دیا ہے وہ فرماتا ہے کہ "جو کوئی دروازے سے بھیڑ خانہ میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اور کسی طرف سے چڑھ جاتا ہے وہ چور اور ڈاکو ہے" یوحنا ۱۰: ۱۔

پس بیاں سے ظاہر ہے کہ اپنے پیشتر کے جن لوگوں کو یسوع مسیح نے چور اور ڈاکو کہا ہے وہ اسرائیل کے جھوٹے اور اجنبی اور مزدور گڈریے اور چرواہے تھے جھوٹے نبی تھے۔ اجنبی حکام تھے۔ جن کی بندگانِ خدا نے کبھی نہ سنی تھی

شذرات

ہماری محدود جسمانیت عالم دینی اور روحانی کے درمیان ایک پردہ ہو ہم اس پردہ کی ایک طرف دیکھ سکتے ہیں۔ پر خدا دونوں طرف دیکھ سکتا ہو اس سے ہمیں کہاں تسلی ملتی ہو۔ کیونکہ اس سے ہم خدا کی پرمحبت پروردگاری پر نامعلوم مستقبل میں اعتماد و بھروسہ کر سکتے ہیں۔ ہم کسی وقت اسی پردہ کی دوسری طرف پہنچکر دیکھینگے کہ اس طرف ہمارے لئے کہاں تک مفید نعمتیں تیار کی گئی ہیں جن کو ہم اس زندگی میں جان ہی نہیں سکتے ہیں۔ خدا کی پروردگاری کا علم ہمیں اگر ابھی ہوجائے تو وہ ہماری موجودہ زندگی کے تمام کاروبار کو درہم برہم کر ڈالے۔ اس لئے بہت حالتوں میں لاعلمی ایک برکت ہوتی ہو۔ اے خدا ہم اس پردہ کے لئے ہزار شکر کرتے ہیں۔ ان چیزوں کے لئے جو تونے ہماری نظروں سے چھپائی ہیں۔ داؤد جو بڑا جنگی اور بہادر بادشاہ تھا۔ خدا کے بارے میں یوں اقرار کرتا ہے۔ کہ وہ میری چٹان اور میری نجات اور میرا گڑھ ہے میں ہلنے کا نہیں۔ ان دنوں میں بہت سی تبدیلیاں ہورہی ہیں اور انسانوں کے دل بڑے شدت سے ہل رہے ہیں۔ مگر ہمیں داؤد کے الفاظ یاد رکھنا چاہئے۔ ڈاکٹر ارسن

بعض وقت ایماندار اپنی مصیبت اور تنگدستی کی وجہ سے سخت پریشان ہوجاتا ہے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ دنیا میں مجھ سے زیادہ کوئی مصیبت زدہ ہی نہیں۔ اسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس پر آسمان کے دروازے بند ہیں۔ اسکی دعاؤں کی اور آہ و زاریوں کی آواز کا سننے والا اندھے اور بہرے نظام قدرت میں کوئی نہیں ہو۔ اس کی آوازیں کرۂ ہوائی میں پیدا ہوہوکر پیدا ہوجاتی ہیں۔ اس کی پُردرد فریاد کا کوئی شنوا نہیں ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ہی فرزندان خدا کا یہ بھی تجربہ ہے کہ ایسی انتہائی مایوسی اور شکستہ حالی میں اُس نادیدنی باپ کا ہاتھ اپنے شکستہ خاطر فرزند کو بچانے اور تسلی دینے کو عجیب و غریب طور سے بڑھتا ہو۔ وہ اُن اسباب مخالفت کے تمام ہجوم کو جس نے ایماندار کو اپنی قوت و طاقت سے مؤثر کر کے بیدم کر رکھا ہوتا ہو ایسا ہٹالے جاتا ہے کہ گویا کچھ تھا ہی نہیں۔ یقین جانو کہ ایماندار کی زندگی کے مصائب اسے خدا میں محکم و استوار کرنے کا کام کرتے ہیں۔ پر بے ایمان کی مصیبت اسے فنا کر جاتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ جو کچھ انسانی زندگی کے اقوال و عقائد و اعمال سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ سب کچھ سچائی اور صداقت کا ہمعنا ہے اور جو کچھ پوشیدگی میں ہوتا ہو وہ بُرائی اور گناہ ہے لیکن سوچنے والوں کو حقیقت برعکس نظر آتی ہو۔ انسانی زندگی کے اعمال و اقوال میں بہت کچھ نمائش و نفاق زیب بغیر حقیقت کا اظہار پایا جاتا ہو اور سچائی اور صداقت پوشیدہ رکھی جاتی ہو۔ وہ اکثر جو کچھ ظاہر کرتے اور جس بات کا لوگوں کو یقین دلایا کرتے ہیں ہرگز ویسے نہیں ہوتے جیسے فقرا کے لباس میں بڑے بڑے خونی اور ڈاکو پوشیدہ ہوتے ہیں۔ ویسے ہی دینی لباس میں اور تہذیب و شائستگی کے پردے میں بڑے بڑے دشمن انسان پوشیدہ مل سکتے ہیں۔ چونکہ خدا کی مخلوقات میں ہر ایک انسان ایک سربستہ راز ہو۔ اور خیر و شر کا مسکن ہو۔ اس لئے ہر ایک انسان بھی دوسرے کے جاننے اور پڑھنے کی چیز ہے۔ مردم شناسی سب سے بڑا علم و ہنر ہے جو انسان کو اپنے جاننے اور پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے مگر ہر ایک انسان اپنے آپ کو چھوڑ کر دوسروں کو پڑھنے کی کوشش میں مصروف ہو۔ اس وجہ سے انسانی زندگی گندم نمائی اور جو فروشی کی مصداق بن رہی ہے۔ جس سے ایک دوسرے انسان کے خلاف مصائب کے طوفان بپا رہتے ہیں۔

آیت و روایت

از انجیل متی باب ۱۵

اک دن یہ مسیح علیہ السلام سے
طاعت کے مدعی فقہای یروشلم
کہنے لگے کہ تیرے تلامیذ کس لئے
ہیں منکرِ عقایدِ اسلافِ محترم
تقلید کا لحاظ و ادب دل سے اٹھ گیا
سمجھے نہیں متاعِ روایت کو مغتنم۔
کھانے کے وقت ہاتھ نہ دھونا ہو نارو
اور اس کے ارتکاب میں انکو نہیں الم
کہنے لگے مسیح کہ تقلید کے سبب
تم کو خلافِ حکمِ خدا دیکھتے ہیں ہم۔
ہے والدین کے لئے اک حبہ تک گراں
لیکن حظوظِ نفس میں ہیں ابر بارش کرم
اوصاف میں تمہارے یشعیا کی لوح پر
یوں چل چکا ہو منشی افلاک کا قلم
"منہ میں ہو شہد قربِ زباں پر نجات ذکر
دل میں بھرا ہو دوری و ملعونیت کا سم"
جس دین کا مدار ہو انسان کے قول پر
وہ دین بھی حدیثِ خرافہ سے کیا ہے کم
جھکتا تھا حسنِ دلکشِ آیت کے سامنے
تم جھک گئے بتانِ روایت کے سامنے (بلبل)

این۔ایم۔ایس کے کام میں ترقی

گذشتہ نمبر میں ہمعصر قاصد کے بیان کی بنا پر ہم نے ایک چھوٹا سا نوٹ لکھا تھا۔ جس میں سوسائٹی مذکور کی تشویشناک حالت پر اشارہ کیا گیا تھا۔ پر اب ہمیں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہو کہ جب سے پادری ایس۔ این طالب الدین صاحب مشنری انچارج نے کام شروع کیا ہو۔ تب سے مسیحی جماعتوں میں ہمدردی کی بجھی ہوئی آگ جابجا پھر چمکنے اور سلگنے لگ ہے بعض متمول مسیحی اصحاب نے سوسائٹی کے کام کو چلانے کے لئے فراخ دل سے دان دیکر اس پر اپنا پورا اعتقاد و اعتماد ظاہر کیا ہے۔ پنجاب کی مسیحی جماعتوں میں قریباً ہر کہیں سوسائٹی کے ہمدرد اور دوست ملے ہیں جنہوں نے معزز سوسائٹی کے کام سے دلی ہمدردی ظاہر فرمائی ہو۔ ہمیں سوسائٹی کے کام کی ترقی کی خبریں پاکر کمال خوشی حاصل ہوئی ہے۔ ہم دل سے چاہتے ہیں کہ ہمارے ناظرین اس سوسائٹی کے کام سے ہمدرد ہو کر متعدد طور پر اس کی ضروریات کی مرافقت میں مالی امداد دیں۔ تاکہ سوسائٹی بشارت کی اس خدمت کو پوری طاقت کے ساتھ انجام دیوے جو اُس نے اپنے ذمہ لی ہے اور اب تک کرتی آئی ہے

مسیحیوں کے لئے زمین

ہمعصر "مسیحی" اپنی نئی زندگی کے پہلے ہی نمبر میں "زمین۔ زمین۔ زمین" کے پیغام کے ساتھ مسیحی پبلک کے روبرو آیا۔ جس میں مسیحیوں کو یہ امید دلائی کہ پنجاب کرسچن کانفرنس کی معرفت ہماری مہربان گورنمنٹ مسیحیوں کو چار سو مربعے عطا کرنے والی ہو جنکی موزوں کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہو۔ اگر یہ بات درست ہو تو پنجاب کے مسیحیوں کو جو سرکار کو مقررہ میعاد و شرائط پر روپیہ ادا کر سکتے ہوں اور زمین لینے کے خواہشمند ہوں بیدار ہو جانا چاہیے۔ پنجاب کرسچن کانفرنس کے پریزیڈنٹ مسٹر کے ایل۔ رلیا رام صاحب نولکھا لاہور سے خط و کتابت کرنا چاہیے۔ کہ کانفرنس مذکور مسیحیوں کو کن شرائط پر زمین دیگی۔ اور کتنی کتنی زمین دیگی ہمعصر مسیحی نے ایک دفعہ زمین کا اعلان کو کے خاموشی کر لی۔ پبلک منتظر ہے کہ اسے زیادہ خبر ملے۔ ہم کو اب تک اس خاموشی کا سبب معلوم نہیں کہ ایسے جوش و خروش کے اعلان کے بعد پھر کیوں سکوت اختیار کر لیا گیا ہو۔

جنوبی ہند کے سیلاب میں موپلوں اور عیسائیوں کی تباہی

گذشتہ ہفتہ کی خبروں سے معلوم ہوا کہ جنوبی ہند کے سیلاب سے صرف مسلمان یعنے موپلے اور عیسائی ہی تباہ ہوئے ہیں۔ ہنود صاحبان بچ گئے ہیں ہم ہنود صاحبان کے بچ جانے پر ہم خدا کا شکر یاد کرتے ہیں پر ہمیں مسلم و مسیحیوں کے جان و مال کے نقصان کا سخت افسوس ہے۔ شکر کا مقام ہے کہ ایک طرف گورنمنٹ مدراس اور مسلم اور ہنود صاحبان مصیبت زدوں کے بچانے کے لئے ازحد کوشاں ہیں چندے کئے جا رہے ہیں۔ سرکار ہر طرح مدد کرنے میں مصروف ہو۔ لیکن ہم مسیحیوں کی طرف سے اب تک کوئی امدادی قدم آگے نہیں اُٹھایا گیا ہم پچھلے نمبر میں جنوبی ہند کے مصیبت زدوں کے لئے مسیحی پبلک سے اپیل کر چکے ہیں کہ ہماری مسیحی جماعتیں اور اہل توفیق اصحاب اپنے بھائیوں اور ہموطنوں کو بچانے کے لئے اپنی سخاوت کا ہاتھ بڑھائیں اور جو کچھ مدد کر سکتے ہیں وہ مینیجر نور افشاں۔ ایمپرس روڈ لاہور کے نام روانہ فرمائیں۔

تصحیح

کسی گذشتہ نمبر میں ہم احمدی اصحاب کی دیہاتی مسیحیوں کو احمدی بنانے کا ذکر کرتے ہوئے سرگودہ کا غلطی سے حوالہ دے گئے ہیں۔ اصل میں بجائے سرگودہ کے اُن کی کوششوں کا مرکز گوجرہ ضلع لائلپور اور اُس کا گرد نواح ہے جو چرچ مشنری سوسائٹی کی بشارتی خدمات کا میدان ہے۔

ہمارے آریہ دوست مسیحیوں کو اشدھ کرنے میں مصروف ہیں۔

آریہ اخباروں میں ہر ہفتہ کروڑوں مسیحیوں کے شدھ کرنے کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ گذشتہ ہفتہ کے آریہ گزٹ نے اپنے بچھڑے ہوئے ہندو بھائیوں کو جو مسیحی بنے ہیں کی طرف کروڑوں کے شمار سے شدھ کر کے اپنی برادری میں بظاہر شامل کر لیا ہے۔ اگر ہمعصر آریہ گزٹ کی یہ رپورٹ درست ہو تو ہم اور مفرتو یہ کہنے کو تیار ہیں کہ محنت کے پھل ہر ایک کو خدا دیتا ہے۔ دوسری طرف یہ بات بھی کہے دیتے ہیں کہ ہند کی مسیحی جماعت کا ہاضمہ خراب ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ لگا ہے گاہے کی اشتہاریاں اس پر دلالت کرتی ہیں ہمیں تو یہ اندیشہ ہو کہ کہیں یہ ہیضہ کی صورت اختیار نہ کرے مسیحی جماعت کے حکما کو اپنے ہاں کی فکر کرنی چاہیے

عشائے ربانی کا پیالہ

ہم اس نمبر میں نعمت رحمت اللہ کا ایک مضمون بعنوان "عشائے ربانی کا پیالہ" ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جو کچھ اس مضمون میں بیان ہوا ہے وہ سب کا سب تو حیرت انگیز اور تعجب خیز ہے ہی جس کی تعریف نہیں کی جا سکتی ہے۔ مگر ہم اس جوان کے انتخاب دلپسند یگی کو اور اُس کی محنت و مشقت کو بھی قابل ستائش سمجھتے ہیں جس نے اس دریافت کی کیفیت کو پڑھکر نہ صرف پسند کیا بلکہ اُسے اُردو لباس پہنا کر جملہ ناظرین نور افشاں کی آگاہی کے لئے ہمارے پاس روانہ کر دیا جس سے اس کے مذہبی میلان کا بخوبی اظہار ہوتا ہے کاش کہ ہمارے مسیحی نوجوان نعمت رحمت اللہ کی طبیعت کے



ہوں کہ وہ مسیحی صداقتوں کی تلاش میں رہیں اور جو کچھ اُن کی آگاہی میں آتا ہے اُسے تبعہ تحابت میں لاکر دوسرے مسیحیوں تک پہنچائیں۔

پادری عبدالحق صاحب کا بشارتی دورہ

گجرانوالہ سے بھائی عبدالقیوم لکھتے ہیں کہ پادری عبدالحق صاحب نے جولائی کی ۱۰ تاریخ سے ایک ہفتہ تک شہر گجرانوالہ میں نہایت کامیابی کے ساتھ بشارتی لیکچرات سنائے۔۔ شیعہ سنی۔ اہلحدیث احمدی۔ آریہ جینی۔ سناتنی صاحبان کی جمعیت آپ کے سامعین میں تھی۔ ہر ایک مذہب کے اصحاب کو مسیحیت پر معترض ہونے کا معقول وقت دیا گیا۔ اور اُن کے جملہ اعتراضات کو معقولیت سے رد کیا گیا۔ سُنا ہے کہ آپ کے ان لیکچروں کا سامعین پر نہایت عمدہ اثر ہوا ہے۔

جناب مسٹر فاضل مسیح صاحب پاکپتن سے لکھتے ہیں کہ دوسری اگست کے روز پادری عبدالحق صاحب اور پادری سٹورٹ صاحب مرحوم کے میلہ کی تقریب پر پاکپتن پہنچے۔ وہاں بھی پادری رینین صاحب کیساتھ ملکر بشارتی جلسوں کا انتظام کیا گیا۔ پادری عبدالحق صاحب نے یوحنا ۱۲: ۲۱ یرمیاہ اور مرقس ۱۲: ۲۸ تا ۳۴ پر مسیحیوں کو وعظ سُنائے جس سے مسیحیوں میں عجیب بیداری اور تروتازگی پیدا ہوئی۔ چوتھی اگست اور پانچویں اگست کے روز ہندو مسلمانوں میں آپ نے دین حق اور کفارہ مسیح پر خطبے سنائے جنکا حاضرین پر گہرا اثر ہوا۔ سوا ایک شخص کے کوئی معترض نہ ہوسکا۔ اس کے بے موقع و بے محل اعتراضات نے اور پادری صاحب کے جوابات نے سامعین کو اور بھی مجبور کر دیا کہ پادری صاحب کے گلے میں داد تحسین و آفرین کے پھولوں کے ہار ڈالیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ خدا سامعین کے دلوں پر مسیحی صداقت کے اثر کو ہر دو جگہ گہرا کرے۔ تاکہ وہ مسیحی صداقت کی پہچان تک پہنچ جائیں۔ آمین

ہمیں مولنا مولوی نصیر الدین صاحب نصیر کرنالوی کی طرف سے اور ڈاکٹر چودھری غلام حیدر کی طرف سے یہ خوشخبریاں اسی ہفتہ میں موصول ہوئی ہیں کہ خدا نے اُن کو بیماریوں اور تکلیفوں سے پھر کامل صحت و شفا بخشی ہے۔ جس کے لئے ہم دل سے خدا کا شکر کرتے ہیں۔

ایں سر شوریدہ باز آمد بسامان غم مخمور

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم!

بیماری سے شفا پاکر میں نقاہت کے عذاب میں مبتلا رہا۔ اطبا نے مجھے دماغی محنت سے منع کر رکھا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ایک ماہ کے عرصہ سے غیر حاضر رہا۔ اب بفضل واہب مطلق و ببرکت دعائے انجناب بالکل صحت ہو۔ لہٰذا نورافشاں کی خدمت کے لئے تازہ دم ہو کر پھر کمربستہ ہوتا ہوں غسل صحت کے بعد پہلا معرکہ جو پیش آیا مشاعرہ بزم سرور تھا۔ کرنال میں ایک مشاعرہ قائم ہوا ہے جس کا نام بزم سرور ہے۔ بزم مذکور کے دو اجلاس میری بیماری کی حالت میں ہوئے۔ تیسرا اجلاس گذشتہ ہفتہ بروز شنبہ منعقد ہوا۔ میں نے جو غزلیات پڑھیں بغرض تفریح طبع ناظرین کرام درج ذیل کرتا ہوں۔

نیازمند۔ نصیر از کرنال۔

مصرع طرح

فارسی۔ بر دست خویش بوسہ دہد باغبان ما

اُردو۔ منہ ڈالتا ہوا اپنے گریباں میں آفتاب

غزل فارسی

بالاست از فراز عدم آشیان ما
عنقا گم است و رنگ و بوئے نشان ما

سرمایۂ کرم نبود گر از ان ما
یک جو نیرزد این شرف دودمان ما

در دست رازق ار نبود آب و نان ما
گیرد تو اہ خلق بہ جبر از دہان ما۔

آں ماہ گر ز مہر شود میہمان ما
گردد بلند تر ز فلک آستان ما

در ہجر رونق چمن داغہا فزود
پیدا شدست رنگ بہار از خزان ما

مسند نشین مملکت فقر گشتہ ایم
اے شاہ نیست تخت تو شایان شان ما

ما را اسیر خاک مسازید تا شود
رزق سگان کوئے حبیب استخوان ما

از ضعف پُشت خم شدہ و تدبیر گشت راست
اے مدعی حذر ز خدنگ کمان ما۔

تسکان عرش را ہمہ آرد برقص و وجد
از صدق تو بہ زمزمۂ الامان ما۔

اے مرگ از مصیبت نوائب فزا دہے
تا اوج بام خلد تو لُ نردبان ما

ما خفتہ ایم و تا بفلک میرسد نصیر
آواز نالۂ جرس کاروان ما

رباعیات

بلبل کی نوائے خوش گلو میں تو ہے
اور قمری کی حق سرہو میں تو ہے
منت بزبان غنچہ ہم نے یہ سنا
گلزار کے گل میں گل کی بو میں تو ہے

بچپن میں امین زندگانی تو ہے
اور پشت و پناہ نوجوانی تو ہے
منت جھکے پُشت خم بھی ہوجائے تو کیا
پیری میں عصائے ناتوانی تو ہے



(۳)
ہیکل تیری کنشت تیرا ہی ہے
خوب و بد نیک تیرا ہی ہے۔
منت کو بچا کے اس سے اُس میں لیجا
دوزخ تیرا بہشت تیرا ہی ہے

(۴)
کیا لاؤں خداوند میں نادانی سے
کچھ بن نہیں پڑتا ہے پشیمانی سے
منت کا ذبیحہ ہے شکستہ خاطر
بہتر ہے تو راضی ہے نہ قربانی سے

(۵)
اے باپ دکھائی کبریائی تو نے
پوچھی نہ کسی کی پارسائی تو نے
وہ منت بے خبروں پہ ظاہر کر دی
داناؤں سے بات جو چھپائی تو نے

(۶)
حرف ایک سے کیا خدائی سے ہے ناراض
ہم جنس کی آشنائی سے ہے ناراض
ہندو ہو مسیحی ہو کہ مسلم منت
خوش ہے جو بھائی بھائی سے ہو ناراض

راقم:- کمیدار نامحقر منت

انادی اشیا

گذشتہ سے پیوستہ

ہمارے ناظرین کرام اوپر کے بیان سے معلوم کر سکتے ہیں کہ ستیارتھ پرکاش اور رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا مطابق ایشور۔ جیو۔ جیو کے کرم۔ دُنیا یا کائنات پرکرتی۔ وید۔ ویدوں کے الفاظ۔ دُنیا بھر کے الفاظ آکاش۔ بندھ اور موکش۔ یہ دس چیزیں انادی یا ازلی ہیں اور جو ازلی ہے وہ ابدی بھی ہے۔ نہ اُس کی پیدائش ہے نہ فنا۔ وہ اپنی ذات اور صفات اور فعل اور فطرت میں دائمی یا ازلی ہونے کے سبب سے اپنی ہستی اور قیام میں اور فعل اور فطرت میں محتاج بالغیر نہیں یعنی وہ ہر امر میں ایک دوسرے کے محتاج نہیں اور اپنے افعال کے نتائج کے لئے کسی دوسرے کے محتاج ہو سکتے ہیں کیونکہ ان میں سموائی سمبندھ یعنی لازم و ملزوم کا تعلق ہو جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا۔ وہ ہر امر میں مستغنی عن الغیر ہیں نتیجہ واضح و واضح ہے باوجود اس کے یہ کہنا کہ جیو اور پرکرتی ایشور کے تابع ہیں فضول ہو چنانچہ پنڈت دیانند جی فرماتے ہیں کہ "جیسے راجہ اور رعیت ایک ہی وقت میں ہوتے ہیں اور راجہ کے ماتحت رعیت ہوتی ہے ویسے ہی پرمیشور کے ماتحت جیو اور مادی اشیاء ہیں جب پرمیشور سب کا مخلوق بنانے والا ہے اور جیو کے اعمال کا ثمرہ دینے والا سب کا ٹھیک ٹھیک محافظ اور لامحدود طاقت والا ہے تو محدود طاقت والا (جیو) اور مادی اشیاء اس کے تحت کیوں نہ ہوں" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۷۱) لیکن یہ جواب تو درست نہیں۔ کیونکہ اول تو ان سب کو انادی ماننے سے اور تسلیم کرنے سے کہ وہ اپنی ذات اور صفات اور فعل و فطرت میں دائمی یا ازلی ہیں محتاج بالغیر نہیں۔ ایشور ان مخلوق کا بنانے والا نہیں ہو سکتا۔ یعنی عام معنی میں جو مسلمہ تمام دیگر مذاہب والوں کا ہے یعنی نیستی سے ہستی میں لانیوالا نہیں ہے پس جب وہ خالق ہی اُن چیزوں کا نہیں تو بہ حیثیت خالق ہونے کے وہ مخلوق کا بنانے والا بھی نہیں اور نہ اُس کے ماتحت وہ چیزیں ہو سکتی ہیں نہ ایشور کو حق خالقیت حاصل ہے اور نہ ہی اُن اشیاء پر قبضہ خالقانہ ہو سکتا ہو۔ دوم اس لئے کہ راجہ کو رعایا پر یا تو موروثی حق حاصل ہوتا ہے جو اس کے باپ دادوں سے اُس تک پہنچا ہوتا ہے یا کسی ملک پر حملہ کر کے جبراً وہاں کے لوگوں کو فتح کر کے اپنے تابع میں کر لیتا ہے اُن کا پہلا راجہ اُن سے جدا کر دیتا ہو۔ اُس کی حکومت خود لے لیتا ہو۔ لوگوں کی آزادی کھو دیتا ہے اور یہ محض ظلم اور جبر ہے۔ نامناسب ہے۔ مذموم ہے۔ یا رعایا اپنے پہلے راجہ سے ناراض ہو کر برضا و رغبت خود دوسرے ملک کے راجہ کے ماتحت ہو جاتی ہے لیکن ظاہر ہے کہ ان تینوں اقسام کے حقوق میں سے کوئی حق بھی جیو اور پرکرتی وغیرہ پر ایشور کو حاصل نہیں۔ اگر کوئی حق حاصل ہے تو کوئی بتائے کہ وہ کونسا حق حاصل ہے۔ لہذا یہ مثال مذکورہ ایشور۔ اور جیو اور مادی اشیاء پر صادق نہیں آسکتی۔ پھر اُس کا حق ہی کیا ہے کہ وہ جیو کے اعمال کا ثمرہ انہیں دے۔ پھر جب جیو اور اُس کے کرموں اور اس کے نتائج میں سموائی سمبندھ یعنی تعلق لازم و ملزوم کا ہے تو سزا اور جزا دینا بھی ایشور کے ہاتھ سے نکل گیا۔ جب ان میں سموائی سمبندھ ہے تو ایشور کے اور جیو اور پرکرتی کے درمیان سموائی سمبندھ یعنی لازم و ملزوم کا تعلق جاتا رہا اور سزا جزا دینا بھی اُس سے خارج ہو گیا۔ کیونکہ اُن کے ساتھ ایشور کو کسی قسم کا سمبندھ نہ رہا۔ سموائی سمبندھ اور جیو اور پرکرتی کی ازلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہنا پڑیگا کہ جیو خواہ چاہے یا نہ چاہے کرم اس سے ضرور ہونگے اور جب کرم ہونگے تو اُس کا نتیجہ بھی بالضرور اور خود بخود ملیگا۔ ایشور کو اس میں دخل دینے کی ضرورت ہی نہ رہی۔ چلو چھٹی پائی۔ یہ تو ایک قانونِ قدرت ہُوا اور وہ بھی ازلی۔ بلکہ ایسے کسی ازلی عمل کو قانونِ قدرت ہی کہنا نہ صرف لغو بلکہ فضول۔ کیونکہ قوانین کے مفہوم میں قانون ساز اور رعیت کا مفہوم مستتر ہے اور قانون ساز یا حاکم اور رعایا یا محکوم کے مفہومات میں حق حاکمانہ مختفی ہے۔ مگر ان کے ازلی ہونے سے تو کسی قسم کا حق مستنبط ہی نہیں ہوتا۔ لہذا ایسا عقیدہ درست نہیں ہے۔ ایشور جو جیو اور پرکرتی کو آپس میں جوڑتا ہے تو اُس کو ایسا کرنے کا حق ہی کیا ہو؟ اول تو کوئی حق نہیں اور اگر ہو تو مذکورہ بالا تینوں چاروں حقوق میں سے کوئی حق حاصل ہوگا تو اُس کے لئے ثبوت چاہئے اور پھر

جب ایشور اور جیو دونوں بالذات چیتن (ذی عقل) ہیں۔ طبیعت دونوں کی پاک غیر فانی دھارمک وغیرہ ہے۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۰۱) تو ظاہر ہے کہ ادھارمک ہونا انادی یا ازلی نہیں حادث ہوا۔ اول تو یہ اس آریائی سدھانت کے خلاف ہوا کہ جیو اور اس کے کرم انادی بندھ اور موکش انادی۔ دوم انادی تھے کو جو ایشور کی طرح چیتن بالذات وغیرہ ہے حادثات فعل لاحق ہوئے۔ پس جیو میں انادی کرم اور آئندہ کرم یعنی ازلی اور حادثات افعال سے ترکیب لازم آئی لیکن جو چیز ترکیب سے پیدا ہو وہ ازلی نہیں ہو سکتی (دیکھو ستیارتھ پرکاش مطبوعہ سمت ۱۹۵۰ صفحہ ۵۵۶) پس جیو حادث ٹھہرا نہ کہ ازلی۔ پھر جب پرمیشور اور جیو دونوں بالذات چیتن وغیرہ ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ایشور میں تو دنیا بنانے کی اور اس کو سنبھالنے اور ٹھیک طور پر چلانے کی قوت اور اختیار پایا جائے مگر جیو میں پایا نہ جائے۔ اولاد پیدا کرنا وغیرہ تو جیو کا ازلی دھرم ہی نہیں وہ تو پرکرتی کے دھرم ہیں جن سے اس کا سمبندھ ہوتا ہے۔ اور جیو صفات میں ایشور کے قریب قریب ہے پھر ایشور اور جیو میں مابہ الامتیاز اور افتراق کیوں اور کیسا؟ غرض کہ امور مذکورہ بالا پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جیو اور ایشور کا کسی قسم کا سمبندھ نہیں ہے۔ مگر یہ عقل عامہ اور تجربہ کے خلاف ہو۔ لہذا جیو حادث ہوا نہ کہ ازلی (خیر اس امر پر ہم یہاں زیادہ بحث نہیں کرتے۔ صرف ایشور اور جیو کے درمیان تعلق کی تحقیق مد نظر تھی جس کے ضمن میں یہ امر آگیا اس کا مفصل ذکر کسی اور وقت کیا جائیگا) (باقی)

راقم امر سدھو از قصور۔

نیو یارک میں شہزادہ ویلز کی تشریف آوری کا شوق سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ شہزادہ صاحب ۲۹ اگست کو نیو یارک میں پہنچینگے۔

عجیب و غریب چیزیں اور ہمارے لئے سبق

خداوند کریم جبار و عظیم نے عجیب و غریب طریقوں سے اپنی قدرت کاملہ کا ظہور دنیا و مافیہا پر کیا اور ہر نخل و برگ میں اپنی صفات اقدس کو مکنون کیا۔ کسی جگہ اس نے پہاڑ بنائے جہاں ہر سال امرا اور رؤسا سیر و سیاحت کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ کہیں صحرا بنا دیئے جہاں کی موسم گرما کی گرمی نار دوزخ کا مقابلہ کرتی ہے۔ کہیں زرخیز اور زرریز میدان بنا کر اس میں لمبے لمبے دریا بہائے۔ پھر عجیب بات یہ ہو کہ ہر ایک جگہ پر لوگوں کے طرز معاشرت کے لئے خاص خاص طریقوں کا اجرا کیا۔ جن پر عمل کرنے سے انسان جس کی قیمت بقول ڈاکٹر میل صاحب جو امریکہ میں سب سے بڑے علم طب کے ماہر ہیں دو روپیہ نو آنے ہے۔ کیونکہ اس میں اتنا فاسفورس ہو جس سے ایک ہزار دیا سلائی بن سکے۔ مرغی کے انڈے کے برابر سفیدی اور سات ٹکڑے صابن ہو۔ نہایت آسانی سے ..... اپنی روزی کما سکتا ہے۔ مثلاً اگر اس نے قطبین پر نہایت سخت سردی اور شدت کے جاڑے کا نزول کیا تو وہاں پر قطبی ریچھ اور مچھلی کو بھی پیدا کیا جن کا شکار کر کے اسکیمو اپنی پوشاک اور لباس اور نیز خوراک کا بندوبست کر سکیں۔ اسی طرح منطقہ معتدلہ میں رہنے والوں کو وہ عقل و شعور بخشی جس سے انواع و اقسام کی اختراعات کر سکیں۔

ایسی باتوں کو آپ بخوبی جانتے ہیں جس بات کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ اس قادر مطلق کی حکمت کا مغربی سوڈان میں انکشاف ہے اور جو خاص طور سے قابل غور ہے۔ وہاں پر سخت گرمی پڑتی ہے اور ہر طرف ریت کے ٹیلوں کے ٹیلے نظر آتے ہیں۔ اگر از راہ مہربانی کسی جگہ بارش ہوئی تو فوراً اس ریتلی زمین میں پانی جذب ہو گیا۔ لہذا اشد ضروری تھا کہ وہاں کے لوگوں کی پیاس بجھانے کے لئے کوئی خاص انتظام ہوتا۔ چنانچہ رضائے ایزدی اس بات کی مقتضی ہوئی کہ وہاں پر کھوکھلی زمین بھی کہیں کہیں بنائی جہاں ایک درخت جسے "پیلڈے" بولتے ہیں کو پیدا کیا جو اندر سے بالکل کھوکھلا ہوتا ہے اور یہ کھوکھلا پن کسی کیڑے کے ضرر پہنچانے کے باعث نہیں ہوتا۔ بلکہ قدرتی۔ اس پر طرہ یہ کہ اس کھوکھلا پن کے اردگرد لکڑی نہایت عمدہ اور صاف ہوتی ہو۔

جب شدت تو زمیں کمی واقع ہوتی ہے اور برسات ہوتی ہے تو درخت کے اردگرد پانی جمع ہو جاتا ہے لوگ ایک ہوشیار اور چالاک آدمی کو بذریعہ رسی کے جو درخت پر چڑھنے میں خوب ماہر ہو چڑھاتے ہیں۔ پھر اس رسی سے پانی کی مشک باندھ دیتے ہیں۔ جسے وہ آدمی اوپر کھینچ کر درخت کے کھوکھلا پن میں پانی ڈال دیتا ہے غرضیکہ بار بار اس پر عمل کرنے سے درخت کو پانی سے بھر دیتا ہے جو کہ ایک خاندان کے لئے دس ماہ کے لئے کافی ہوتا ہے اور بالکل خراب نہیں ہوتا۔ ہر ایک گھر کے حصے میں ایک درخت ہوتا ہے جو اس کی ذاتی ملکیت خیال کیا جاتا ہے اور اجنبی شخص بغیر مالک کی اجازت کے پانی اس میں سے لے نہیں سکتا۔

انجیل مقدس کی یہ آیت کہ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی جان کا فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائینگے یا کیا پئینگے اور نہ اپنے بدن کا کہ کیا پہنینگے؟ کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں۔ ہوا کے پرندوں کو دیکھو۔ نہ بوتے ہیں۔ نہ کاٹتے ہیں نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں۔ تو بھی تمہارا آسمانی باپ ان کو کھلاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ قیمت نہیں رکھتے متی ۶: ۲۵: ۲۶ کیا خوب چسپاں ہوتی ہے ہم میں بلا تفکرات دنیوی کمی کا اظہار ہیں۔





(۲) **امریکہ** کے حال کے دو علم نباتات کے ماہرین۔ جوزف ولارکس اور جارج گاسٹرن بیان کرتے ہیں کہ آپ علم نباتات کا شاہدہ کرتے کرتے اورلینز کے پاس ایک دلدل میں پہنچے۔ سات دن اس دلدل میں چکر لگاتے ہوئے ایک جزیرے پر پہنچے جہاں اُن کو پانی کے کنارے پر ساحل کے نزدیک ایک درخت دکھائی دیا جس کے تنے کے پاس نہایت خوبصورت اور دلکش پھول اُگے ہوئے تھے۔ ان تر وتازہ پھولوں کو دیکھ کر مسٹر جوزف ان کی خوبصورتی پر ایسے شیدا و فریفتہ ہوئے کہ دوڑ کر اُن پھولوں کو توڑنے لگے۔ اُن پھولوں کو ہاتھ لگانا ہی تھا کہ درخت کی ڈالیاں جھک کر اُن سے ہم آغوش ہو گئیں اور پھر اُن کے جسم کو زور سے دبانا شروع کیا۔ انہوں نے پتوں سے لدی ہوئی شاخوں کو اپنے سے دور کرنے کے لئے حتی الوسع کوشش کی۔ لیکن ناکامیاب رہے۔ کیونکہ اُن میں دیو جتنی طاقت معلوم ہوئی۔ بعد از ان ان کی مدد کے لئے مسٹر جارج گاسٹرن آئے۔ لیکن شاخوں نے آپ سے بھی وہی سلوک کیا۔ آخرکار درخت کی ٹہنیوں کو کلہاڑی سے کاٹنے لگے۔ لیکن وہ ایک کو کاٹتے تھے تو دوسری چمٹ جاتی تھی۔ بڑی مشکل سے اس موذی سے مخلصی پائی۔ شاخوں کے کاٹتے وقت جو رس بہتا تھا وہ خون کی مانند سُرخ تھا۔ درخت کا تنا گوشت کا تھا جو کہ ٹہنیوں کے گرداگرد لپٹا ہوا تھا۔ یہ شاخیں گلہریوں انسانوں اور دوسرے جانوروں کو دبا کر درخت کے نیچے یعنی تنے میں پھینک دیتی ہیں۔ اُن کا بدن تنے میں ملجاتا ہے۔ یہ درخت کھجور سے متشابہ ہے جس کا رنگ خاکی ہے انہوں نے اس درخت کا نام آدم خود درخت رکھا ہے۔ دنیا اس احوال کو سنکر حیران و پریشان ہے لیکن ایسی عجیب اور حیران کرنے والی خبروں کا سننا ضروری ہے اور ایسی ہیبت ناک بلاؤں کا اس آخر زمانے میں ذکر سننا از بس ناگزیر ہے۔ کیونکہ خداوند یسوع مسیح فرماتے ہیں کہ "ڈر اور سمندر کے مارے اور زمین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہیگی۔ اس لئے کہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائینگی۔ لوقا ۲۱:۲۶۔

لہٰذا ہمیں خداوند مسیح کی آمد کا منتظر رہنا چاہئے مسیح (ابنِ آدم) کی آمد کے نشانات پورے ہو رہے ہیں۔

احقر۔ سیموئیل جیکب۔ پٹھان کوٹ۔

خبریں

کل شام کو امین آباد پارک لکھنؤ میں ایک عجیب الخلقت انسان دیکھا گیا جس کا سر تمام اعضا کے تناسب میں اس قدر مختصر تھا کہ نا پیل سے کسی طرح بڑا معلوم نہ ہوتا تھا تماشائیوں کا اژدہام محو حیرت ہو کر اسکی نقل و حرکت کے ساتھ ساتھ تھا۔

ایک نوجوان فرانسیسی انجنیر مسٹر امبرٹ نے جلے ہوئے کوئلے کا تیل تیار کیا ہے۔ جو پٹرول کی بجائے موٹر میں استعمال ہوتا ہے اور باقاعدہ پٹرول کے ڈپوں میں رکھا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس تیل کو استعمال کرنے سے پٹرول کی نسبت خرچ صرف ایک تہائی رہ جائیگا انجن میں بہت تھوڑی تبدیلی کرنے کی ضرورت ہوگی۔

جزیرہ ایسٹر میں عجیب وغریب انسانی بت پائے گئے ہیں۔ یہ جزیرہ جنوبی بحرالکاہل میں واقع ہے اس کا رقبہ تقریباً ۰ ہ مربع میل ہے۔ اس میں کل ۳۰۰ انسان بستے ہیں۔ ان بتوں پر کسی نا معلوم زبان میں کچھ حروف بھی کندہ ہیں۔ یہ بت سیال آتشیں مادہ کی چٹانوں سے تیار کئے گئے ہیں اور ان کی بلندی ۳ سے ۳ فٹ تک مختلف ہے۔ سائنسدان ان بتوں اور کتبوں سے سخت حیرت میں ہیں۔ جزیرہ کے باشندوں کو بھی ان پر اسرار بتوں اور کتبوں کی کوئی معلومات حاصل نہیں ہے۔

ایک جرمن مصنف نے ایک مضمون کے دوران میں لکھا ہے کہ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ جب جنگ جرمنی کی تاریخ لکھی جائیگی تو اس کا خاص نتیجہ کس امر کو سمجھا جائیگا۔ کیا ان تین امپیریل طاقتوں کی تباہی کو نتیجہ سمجھا جائیگا۔ جو یورپ میں قدامت پرستی اور مطلق العنانی کی مضبوط بنیادیں مانی جاتی تھیں۔ یا فرانس کا غلبہ حاصل کر کے یورپین طاقتوں کے توازن کو مٹا دینا نتیجہ سمجھا جائیگا

انجمن اقوام نے جو نمایاں کارنامے اب تک کئے ہیں۔ ان میں سے اس کا ایک شاندار کارنامہ یہ بھی ہے کہ اُس نے ملک حبش میں بردہ فروشی کا خاتمہ کر دیا ہے سو وہاں کے حکمرانوں نے اب حکم جاری کر دیا ہے کہ کوئی شخص غلاموں کی خرید و فروخت نہ کرے اس لئے یہ بھی حکم دیا ہے کہ جو لوگ پہلے سے غلام ہیں انکو ایک دم آزادی نہ دی جائے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے امن عامہ میں خلل واقع ہو جائیگا۔ جن لوگوں کو آزادی دی جاتی ہے اُن کو اجازت ہوتی ہے کہ خواہ وہ اپنے کو چلے جائیں خواہ ملک حبش میں سکونت پذیر رہیں۔ حبش میں رہنے کی صورت میں یہ حکم ہے کہ اُن سے سات سال تک کوئی ٹیکس وصول نہ کیا جائے اور ۲۰ سال کی عمر تک مفت تعلیم دیجائے جہاں تک آزادی کا تعلق ہے حبش کے آزاد غلام ہندوستانیوں سے بہتر حالت میں ہیں (عام)

جاپان میں امریکہ کے خلاف جو جوش غضب پایا جاتا ہے اس کی شدت کا اندازہ اس اعلان سے ہو سکتا ہے۔ جو جاپان میں دستی طور پر لوگوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ فقرات حسب ذیل ہیں

اب بحث کا وقت نہیں بلکہ کام کا وقت ہے اس لئے ملک کے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ کھڑے ہوں اور

سے ان میں آئیں
ہم تمام امریکنوں کا اخراج چاہتے ہیں۔
ہم تمام امریکن سینماؤں کا بائیکاٹ کرنا چاہتے ہیں
ہم تمام امریکن مال سے بے تعلقی کر لینا چاہتے ہیں
ہم چاہتے ہیں کہ کوئی امریکن جاپان میں داخل نہ ہو سکے
ہم چاہتے ہیں کہ امریکہ کے ساتھ جاپان نے جو معاہدے کر رکھے ہیں وہ سب منسوخ کر دیئے جائیں۔ (ر)

ہندوستانیوں کا غالباً یہی خیال ہے کہ جتنے شاعر ہندوستان میں پائے جاتے ہیں اتنے شاید کسی براعظم میں بھی نہ ہونگے۔ لیکن ماسکو کے شعرا کی فہرست بتاتی ہے کہ ہندوستانیوں کا خیال بالکل غلط ہے۔ اکیلے شہر ماسکو میں آٹھ ہزار شاعر ہیں جن میں دو ہزار بجز شاعری کرنے کے اور کچھ کام نہیں کرتے۔ اور تین ہزار گاہ گاہ شعر لکھتے ہیں۔ باقی شاعر بیچارے اس کے کہ اپنی نظمیں چھاپیں جابجا زبانی پڑھتے پھرتے ہیں۔ (ر)

صوبہ سندھ کے بلدیہ نوشہرو کے ایک چاول فروش کا ۱۰۰ روپے کا نوٹ ایک گدھا نگل گیا۔ چاول فروش نے گدھے کے منہ سے نوٹ نکالنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہوا۔ اس نے گدھے کو جلاب دیا اُسے خیال تھا کہ اس طرح نوٹ باہر نکل آئے گا نتیجہ کا حال معلوم نہیں۔ (ر)

جنوبی ہند کی طغیانی نے موپلوں اور عیسائیوں کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ کئی لوگ مفقود الخبر ہیں۔ دو متمول عیسائی خاندان مشمولہ ۲۵ اشخاص ڈوب گئے۔ بہت سی لاشیں دیکھی گئی ہیں۔
ایک عورت کی لاش گود میں بچہ کے ساتھ اور ایک کی وضع حمل میں پائی گئی۔ یہ لاشیں اسی حالت میں ملیں جس میں یہ گئی تھیں۔ یہ طغیانی مرقع عبرت ہو اگر انسان عبرت کرے۔

لنڈن ۱۴ و ۱۵ اگست کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ جرمن کے حیلے بہانے اختتام کو پہنچتے جاتے ہیں دول متحدہ اپنے مطالبات کے قبول کرانے میں ترقی کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۴ اگست کی خبر ہے کہ سوڈان میں بغاوت رونما ہو گئی۔ گورنمنٹ نے باغیوں کا سرغنہ پکڑ لیا ہے۔ فوجی امداد بھی پہنچ گئی ہے۔ تمام جوش خاتمہ کے قریب پہنچ گیا ہے۔

حیدرآباد سندھ ۱۳ اگست کی خبر ہے کہ دریا اٹک میں غیر معمولی پانی آنے کے باعث ضلع نوابشاہ میں سخت سیلابی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ حکام ہر ممکن تدبیر پر عمل پیرا ہیں۔

مدراس ۱۴ اگست کی خبر ہے کہ گورنمنٹ مدراس نے مالابار کے مصیبت زدوں کی مدد کے لئے ۱۵۰۰۰ روپیہ کی امداد منظور فرمائی ہے۔ اس سے جنوبی ہند کے سیلاب کی تباہی کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔

الہ آباد ۱۴ اگست کی خبر ہے کہ ہندو مسلم صاحبان میں لاٹھی چل گئی ۴۰ شخص ہسپتال میں پہنچ چکے ہیں ابھی اتحاد کی ہوا بندھی ہے

فرانس نے ایک خوفناک ہوائی گولا تیار کیا ہے۔ جو حسب منشا آسمانی فضا میں اُڑ کر وائرلیس اور ایروپلین کے وسیلہ سے جہاں زمین پر ضرورت ہو گی گرایا جائیگا۔ اس کی رفتار کی تیزی خوفناک اور اس کے پھٹنے کے نتائج نہایت مہلک بتلائے گئے ہیں۔

سیارہ مارس آٹھ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زمین کے قریب آ رہا ہے ۲۳ اگست کی رات کو وہ زمین کے قریب تر نقطہ پر پہنچیگا۔ نجومی صاحبان بھی اسکی ملاقات کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ وائرلیس پیغام مارس تک پہنچائینگے۔

نیویارک امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے مرغی کے بچے کا دل اس کے جسم سے جدا کر کے ۱۲ برس سے رکھا ہوا ہے۔ جو اب تک متحرک اور زندہ ہے اس سے زندگی کے معما کو حل کرنے کے باب میں عجیب و غریب چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔

لنڈن ۱۲ اگست کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ دول متحدہ اور جرمنی کے مطالبات کی گتھیوں کے سلجھ جانے کی قوی امید ہے۔ جرمنی رور کے خالی کرنے پر دیگر مطالبات کی تکمیل کو منحصر کرتا ہے۔ فرانس کو اب تک جرمنی کے اس مطالبہ کو پورا کرنے میں ابتک تامل ہے۔

لنڈن ۱۶ و ۱۷ اگست کی خبر ہے کہ لنڈن کانفرنس ... جو جرمنی اور دول متحدہ کے باہمی قضیوں کا فیصلہ کرنے کے لئے فراہم تھی پورے ایک ماہ کی جد و جہد کے بعد باہمی اتفاق و اتحاد پر پہنچ گئی ہے۔ دول متحدہ جرمنی کو ۸۰ کروڑ طلائی مارکس کا قرضہ دینگے۔ رور کا علاقہ ایک سال کے اندر فرانس خالی کر دیگا۔

لکھنو ۱۳ اگست کی خبر ہے کہ امیتھی ضلع لکھنو میں محرم کے موقعہ پر ہندو مسلمانوں میں لاٹھی چل گئی ایک مندر کے بت شہید کر دیئے دکانوں پر بھی ہاتھ صاف ہوئے ۱۲ یا ۱۳ زخمی ہوئے۔ باقی خیر گذری۔



پیالے کا ⅓ حصہ ہو۔ اس پر بارہ اشخاص کی شکلیں ہیں اور انگور کی بیلیں بھی ہیں اور جانور اور پرندے اور بعض اور چیزیں بھی کھدی ہیں۔ اس پر ایک گلدستہ بھی ہے پیالے کا نچلا حصہ ایک کھلے ہوئے کنول کے پھول کی مانند ہے۔ آدمیوں کی شکلیں دو قطاروں میں بیٹھی ہیں اور دونوں قطاروں کے درمیان جیسے ڈاکٹر آزن نے معلوم کیا ہے ہمارے خداوند کی شکل ہے پہلی قطار میں خداوند اپنی قیامت کے بعد بیٹھے ہیں وہ سامنے بیٹھے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ اُن کا سر قدرے بائیں طرف جھکا ہوا ہے۔ اُن کی نگاہ سیدھی ہے چہرے پر عجیب شان ہو اور آنکھیں ایسی ہیں کہ لوگوں کے دلوں کے بھید سے واقف ہیں۔ منہ سے پیار ظاہر ہوتا ہے اور لبوں پر آسمانی مسکراہٹ ہے اور چہرے پر سنجیدگی برستی ہے۔

نیچے ہمارے خداوند کا اُنکی جوانی کے عالم کی طرح کا ہے۔ یہ عجیب چہرہ ہے جو کوئی مصور اپنے خیال سے نہیں بنا سکتا اُن کے سر پر روح القدس کبوتر کی شکل میں سایہ افگن ہے۔ دائیں ہاتھ کی طرف ایک تھال میں روٹیاں اور چند مچھلیاں رکھی ہیں نیچے ایک بڑا گھڑا ہے اور سر کو اُن کی طرف پھیرے ہے۔ تصویر کے نیچے ایک عقاب ہے جو سلطنت روما کا نشان ہے اور ایک روٹیوں کی ٹوکری ہے اور خداوند کے سر کے بہت اوپر ایک ستارہ ہو۔ خداوند کی شکل کے دائیں طرف مقدس پطرس ہے۔ اُن کا چہرہ ایسی خوبصورتی کے ساتھ کھدا ہے کہ کبھی بھی ایسا نہ کھدا ہوگا۔ اور بغیر کسی شک کے اُن کی ہی شکل ہو۔ دہقانیوں کی سی مضبوط اور طاقتور شکل ہو جس سے رحم ٹپکتا ہے اس تصویر کے بالمقابل مقدس پولوس کی تصویر ہے جس سے رعب اور کم گوئی ظاہر ہوتی ہے۔ ٹھوڑی چھوٹی۔ گول۔ اور نہ بہت چوڑی ہے۔ کان موٹے اونچے اور تنگ ہیں۔ ناک سیدھی ہو۔ منہ کی گولائی شکل کو نہایت ہی زیب دیتی ہے۔ مقدس یہوداہ تصویر سے بارعب آدمی اور پسندیدہ عادات اور خوشنما چہرے کا معلوم دیتا ہے اور ایسا معلوم دیتا ہے کہ اُنہوں نے اپنی زندگی میں کبھی کوئی تکلیف نہیں اُٹھائی۔

مقدس یعقوب کے چہرے سے ایسی دیانتداری محبت اور کم گوئی ظاہر ہے جو کسی اور رسول کے چہرے پر سے نہیں پائی جاتی۔

مقدس پولوس کے پیچھے مقدس اندریاس بیٹھے ہیں جو اپنے بھائی مقدس پطرس سے بڑے ظاہر ہوتے ہیں جنکا دیہاتی طریقہ ان میں بھی پایا جاتا ہو شکل سے بہت رُعب ٹپکتا ہے حلیم نظر آتے ہیں۔ پیالے کے دوسری طرف خداوند مسیح اپنے ہاتھ میں نئے عہد کا ایک کاغذ پکڑے درمیان کھڑے ہیں۔ خداوند کے دائیں طرف مقدس لوقا ہیں جو چہرے سے بڑھے اور بزنانی دکھائی دیتے ہیں۔ سر چپٹا ہے اور اُس پر لمبے اور گھنے بال ہیں۔ گھنگریالے بال اور ریش بھی ہے۔ لیکن گردن پر بال نہیں۔ اُن کے چہرے سے معلوم دیتا ہے کہ بہت ہی سوچنے والے شخص تھے۔ اُن کے نیچے مقدس مرقس ہیں جنکا سارا چہرہ دکھائی دیتا ہے اُن کی رُخساریں اونچی اور صاف نظر آتی ہیں۔ اُن کا ناک چھوٹا اور خط و خال سیدھے ہیں۔ اُن کے ہاتھ پاؤں مضبوط ہیں جن سے ہمیں اُن کے سفاہونے کی روایت کے سچ ہونے کا علم ہوتا ہے۔

مقدس مرقس کے بالمقابل ایک یہودی خط و خال کا بارعب آدمی ہے۔ یہ مقدس متی ہے۔ اُن کا چہرہ چھوٹا اور اوپر کا ہونٹ پتلا ہے۔ اُن کے داہنے بازو پر ایک تختی ہے یہودیوں کا دستور تھا کہ اپنے گلے اور دائیں بازو پر ایک ایک تختی لٹکائے رہتے تھے جس پر کچھ لکھا ہوتا تھا۔

مقدس یوحنا اوپر کی قطار میں خداوند مسیح کے داہنے بیٹھا ہے۔ بدقسمتی سے عرصہ مدید نے مقدس یوحنا کے چہرے کو بگاڑ دیا ہے۔ لیکن تو بھی بہت سے ایسے نشان ہیں جو اُن کے نازک پُرمحبت اور جوان چہرے کو ظاہر کرتے ہیں نازک بدن ہیں۔ اور عقلمند معلوم دیتے ہیں۔ اُن کا بھائی مقدس یعقوب اُن کے داہنے بیٹھا ہے اور وہ خوبصورت آدمی اور قوی ہیکل ہیں۔ اُن کا چہرہ صاف اور بے ریش ہے۔

یہ پیالہ ساڑھے سات انچ اونچا ہے اور پرانا یونانی کا بنایا ہوا معلوم دیتا ہے۔ لیکن اس کے تمام نشان بائبل سے لئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر آزن کہتے ہیں کہ جس کسی نے بھی اس پیالے کو بنایا ہے اُس کے دماغ میں مسیحیت کے ظاہر کرنے کی خوبصورتی تھی۔ اُس کی بہت سی خاصیتیں ہیں مثلاً اُس کی گھڑت اونچائی۔ گولائی۔ عمدہ دستکاری وغیرہ وغیرہ سب عجیب و غریب ہیں لیکن اصل خوبی ہے کہ مذہبی خیالات کے مطابق یہ بیش بہا قیمت کا ہو

نعمت رحمت اللہ

از نارووال۔

اطلاع

امسال سیالکوٹ کنونشن ۵ ستمبر لغایت یکم اکتوبر
۱۹۲۲ء منعقد ہوگی۔ کنونشن کا مضمون "مسیح ہماری زندگی" رکھا
گیا ہے اور امید واثق ہے کہ یہ کلیسیا کے لئے روحانی
تازگی و بیداری کے دن ہونگے۔

رہائش اور خوراک کا انتظام مطابق گذشتہ کنونشنوں
کے لوگوں کی سہولت و آرام کے لئے بڑی کوشش سے
کیا جائیگا۔

رہائش

کا انتظام بنگلوں و تنبوؤں، چھولداریوں و گھروں میں
کیا گیا ہے۔ نیز عورتوں و لڑکیوں کے لئے سکول کے کمروں
و ڈارمیٹریوں میں خاص انتظام ہوگا۔ جلسے کے تنبوؤں
میں رہائش کا انتظام مفت ہوگا۔

خوراک

بطرز ہوٹل کنٹینوں کے ذریعے قیمت خرید پر ہی فروخت ہوگی
نیز ایک دیسی و ولائتی خواتین و اصحاب خوراک کے انتظام
کے لئے تعینات کئے گئے ہیں۔

ہر خاص و عام کو دعوت دیجاتی ہے کہ ضرور حاضر ہو کر کنونشن
میں حصہ لے اور عرض ہے کہ آپ اپنی خلوتی و جماعتی دعاؤں
میں آنیوالی کنونشن کو یاد رکھیں۔

موگہ کنونشن

امسال موگہ کنونشن ۳ اکتوبر کی شام کے ۳ بجے سے شروع
ہوگی اور ۷ اکتوبر کی صبح تک رہیگی۔ یہ کنونشن خاصکر دیہاتی
مسیحیوں کے روحانی فائدہ کیلئے ہے۔ مضمون خاص "خدا کی بادشاہت"
ہوگا۔ امید ہے کہ مفصل پروگرام جلد تیار ہوکر ہدیۂ ناظرین کیا جائیگا۔
قرار پایا ہے کہ ہر ایک بھائی بہن جو کنونشن میں تشریف لاوے
اپنے اپنے کھانے کی پوری قیمت ادا کرے۔ چارپائی کا کرایہ الگ
ہوگا۔ جو لوگ چارپائی نہ لینا چاہیں اُن کے لئے ٹاٹ یا چٹائی
وغیرہ کا انتظام مفت ہوگا۔

المشتہر: ایچ۔ جے سٹرکلر۔ قصور

اُردو کتابیں

جنگ بدر و اُحد۔ حضرت محمد صاحب بدر و اُحد
کی جنگوں میں معرکہ آرائیاں۔ مخالفین سے سلوک اور ان
جنگوں کے نتائج صفحہ ۸۰ ــ ۳ ر

جنرل گارفیلڈ۔ وہ کسان لڑکا جو ممالک متحدہ امریکہ کا
پریزیڈنٹ ہوگیا صفحہ ۶۳ ــ ۳ ر

جغرافیہ بائبل۔ بائبل کے متعلق تمام جغرافیائی
مقامات و واقعات کی مفصل تشریح و تفصیل صفحہ ۱۲۶ــ ۱

کشف الحقائق۔ ذرائع معلومات عقل۔ مشاہدہ
فطرت ضمیر۔ اخلاق۔ مذہب۔ الہام اور ان امور میں
ہندو۔ محمدی اور مسیحی مذاہب کا مقابلہ صفحہ ۲۹۰ ــ ۸ ر

خاندانی فرائض۔ شوہر۔ جورو۔ والدین۔ بچوں
اور بہن بھائیوں کے فرائض اور خاندانی عبادت کا طریقہ
صفحہ ۱۱۰ سہ کرپڑا ۱۲ ر رومن اردو ۸ ر

خدای اسلام۔ خدا کے متعلق محمدی مذہب کے عقیدہ
کی تحقیق صفحہ ۵۴ ــ ۲ ر

خداوند یسوع مسیح کی زندگی کا احوال باتصویر
جیسا کہ چاروں انجیلوں میں پایا جاتا ہے صفحہ ۶۲ ــ ۳ ر

خلاصۂ مضامین۔ مشن کے کاموں اور دیسی مسیحیوں
کی تعلیمی حالت پر دو لیکچر مع گوشوارہ ہای متعلقہ صفحہ ۲۶ ــ ۳ ر

خوانِ عقل۔ یہودی۔ محمدی اور مسیحی مذاہب کا مقابلہ
صفحہ ۱۳۶ ــ ۸ ر

لیبرٹوری میتھڈ۔ سائنس کے طریقہ کے مطابق
دینی حقیقتوں کی تحقیقات صفحہ ۲۲ ــ ۱ ر

لوقا کی انجیل پر سوالات۔ سوالوں سے ساری
انجیل تو یاد حفظ کرلو۔ صفحہ ۷۷ ــ ۱ ر

مرقس کی انجیل پر سوالات۔ اسی سلسلہ
کی کتاب صفحہ ۴۶ ــ ۱ ر

ملنے کا پتہ:۔
سکرٹیری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور
دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل
باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اسکے
متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا
میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب
اور عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں
اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ
تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے
لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا بپتہ ذیل
پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر:۔
پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور۔

یوئنگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے
بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی
غرض سے یکم اپریل ۱۹۲۱ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین
جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔
اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے
خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالبعلم پانچ روپیہ (۵)
اپر پرائمری سے ۱۰ تک سات روپیہ ماہوار ہے
کلاس فیس سرکاری کا ہے متفرق اخراجات کے
لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار ہے۔ کتابوں کی قیمت اور
سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری
وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جز کشائی
سے مالک تک کر دو کول ۔ سے ۔
تک۔

مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے
دریافت ہو سکتے ہیں۔

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوا کچند صاحب پرنٹر چھپا۔